رودادِ عمل

دارالعلوم دیوبند

۱۳۸۷ھ

حسب ہدایت

حضرت مولانا الحاج قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رپورٹ کارگذاری سالانہ
دار العلوم دیوبند

بابت سنہ ۱۳۸۷ھ

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الذین اصطفٰی۔

اما بعد۔ الحمد للہ دار العلوم دیوبند کی عمر کا ۱۰۵ واں سال بخیر و خوبی پورا ہوگیا، اور اس کا قدم اپنی کارگذاری اور مالی حیثیت سے پیچھے نہیں ہٹا، بلکہ روبترقی رہا۔ نیز بلحاظ سکون بھی قابلِ اطمینان رہا۔ مختلف شعبہ جات نے فرض شناسی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دیں۔ واردین و صادرین بھی خاصی تعداد میں آتے رہے اور دار العلوم سے بہترین تاثرات لے کر واپس ہوئے۔ ایک ہمہ گیر ادارہ کے لئے جس طرح یہ ضروری ہے کہ اُس کے اساسی مقاصد بلحاظ خدمات و عمل نمایاں ہوتے رہیں وہیں یہ بھی ضروری ہے کہ

اُس کی حیثیت عرفی اور مقبولیت میں بھی فرق نہ آئے اور وہ واردین و صادرین کے تاثرات ہی سے نمایاں ہوتی ہے۔ چنانچہ سطورِ ذیل میں سب سے پہلے واردین وصادرین کے تاثرات ہی عام حالات اور شعبہ جات کی کارگزاری سے پہلے پیش کر دینے ضروری ہیں۔

واردین و صادرین

دار العلوم کی عظمت اور شہرت کے پیشِ نظر جو اشخاص و افراد اور ہندو بیرونِ ہند کے ہندو مسلمان امسال دار العلوم کو دیکھنے آئے اور متأثر ہو کر گئے اُن ممتاز اور نمایاں شخصیتوں میں سے قابلِ ذکر جناب اسرار احمد صاحب ڈپٹی منسٹر یوپی جو ۸ر نومبر ۱۹۶۷ء کو دار العلوم میں تشریف لائے۔ اور جناب جہار کھنڈے رائے وزیر خوراک یوپی ہیں جو ۱۱ر نومبر ۱۹۶۷ء کو تشریف لائے اِن دونوں مہمانوں کو دار الاہتمام میں استقبالیہ دیا گیا۔ معزز مہمانوں نے دار العلوم کو دیکھکر اپنے گہرے تاثرات کا اظہار کیا اور معائنہ تحریر فرمایا۔ اِن ہی نمایاں اور ممتاز شخصیتوں میں سے جو دار العلوم کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے شیخ محمد عبد اللہ اور اُن کے رفقائے کار بھی ہیں۔ شیخ صاحب، جناب مرزا افضل بیگ صاحب، اور جناب غلام محمد شاہ صاحب ۲۸ر شوال ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۱۹۶۸ء کو تقریباً ۶ بجے شام دیوبند پہونچے۔ دار الاہتمام میں معزز مہمانوں کو استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں اکابر اساتذہ، نظماء اور معززینِ شہر نے شرکت فرمائی۔ بعد نماز عشاء دار الحدیث میں جلسۂ خیر مقدم کیا گیا۔ جس میں پہلے احقر نے اُن کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں شیخ صاحب اور بیگ صاحب نے تقریریں کیں۔ جنمیں دار العلوم سے اپنی قدیم محبت اور تعلق، اور اسی تعلق کے پیشِ نظر دار العلوم میں تشریف آوری کی

تفصیلات بیان کیں۔ دار العلوم کو علومِ اسلامیہ کا مرکز ظاہر کرتے ہوئے اکابرِ دار العلوم سے اپنی بھرپور محبت و عقیدت کا اظہار فرمایا اور دار العلوم کی درسگاہوں اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ دوپہر کا کھانا کھاکر ۱½ بجے دار العلوم سے رخصت ہوگئے۔

حوادث

سال گذشتہ دار العلوم کے منتسبین اور متوسلین میں چند حضرات کا حادثۂ ارتحال پیش آیا۔ ۱۵ ربیع الثانی ۸۲ھ کو مولوی سید محمد ازہر شاہ صاحب کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوا۔ مرحومہ عرصہ سے مرض کینسر میں مبتلا تھیں۔ علاج میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا گیا مگر وقت موعود آپہنچا اور راہیِ سفرِ آخرت ہوگئیں رحمہا اللہ رحمۃ واسعۃً۔

اسی طرح بابو سعید احمد صاحب برادر خورد حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ دار العلوم کے قدیم اور مخلص کارکن بھی اسی سال راہیِ ملکِ بقا ہوئے۔ مولانا محمد حبیب صاحب کانپور فاضل قدیم دیوبند جو شہید کئے گئے۔ سیٹھ احمد غریب بمبئی ثم کراچی۔ بیگم نواب محی الدین صاحب ناگپور۔ جناب اسحٰق جی ڈابھیل۔ دار العلوم کے فاضل قدیم اور کہنہ مشق اُستاد مولانا احمد نور صاحب پشاوری ثم سورتی۔ بمبئی کے مشہور تاجر سیٹھ عبد الستار صاحب مالک احمد ملز کے صاحبزادے وغیرہ اسی سال واصل بحق ہوئے۔ دار العلوم میں اطلاع پہونچنے پر ان حضرات کیلئے ختم قرآن شریف و بخاری کا بندوبست کیا گیا۔ حق تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائیں۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائیں۔

ان منتسبین اور متوسلین کے علاوہ دار العلوم کی جن دو مایۂ ناز اور برگزیدہ شخصیتوں کے صدمۂ ارتحال سے دار العلوم کو دوچار ہونا پڑا وہ حضرت علامہ

محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب رحمہ اللہ کی ذواتِ گرامی ہیں۔ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب حج کے لئے تشریف لیجاتے ہوئے ۲۲ رشعبان ۱۳۸۶ھ کو جہاز میں اور حضرت علامہ تقریباً ڈیڑھ ماہ بعارضہ دورۂ قلب و فالج علیل رہ کر ۲۴ ررمضان ۱۳۸۶ھ کو ۱۱ بجے ان کے واصل بحق ہوئے۔

حضرت مولانا شاہ وصی اللہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی جیتی جاگتی یادگار اور راہِ سلوک و تصوّف میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے۔ دس بارہ سال سے بمبئی میں اُن کے وقتاً فوقتاً قیام سے ایک مخلوق مستفید ہو رہی تھی۔ باطنی توجہ و تصوّف اور دُعا کے ساتھ دارالعلوم کے لئے امداد و اعانت کی جد و جہد بھی ہمیشہ فرماتے رہتے تھے۔ سال گذشتہ اخبارات میں ازخود ہی اپیل چندہ کا اعلان بھی فرمایا جس کا اثر ظاہر ہوا۔

حضرت علامہ کے وصال سے تو دارالعلوم کی نصف صدی سے زیادہ ایک تاریخ ختم ہوگئی۔ حضرت مرحوم اکابر کی یادگار، قدیم روایات کے حامل اور بزرگوں کی خالص دینی روش کے امین تھے۔ ان دونوں بزرگوں کی وفات پر مجلسِ شوریٰ کی تجاویز آخر میں ملاحظہ فرمائی جائے۔

سقوطِ بیت المقدس

اِن ہی جاں گداز اور صبر آزما حوادث میں بیت المقدس کا سقوط اور مسجدِ اقصےٰ پر اسرائیل کا قبضہ بھی ہے جو ۵ رجون ۱۹۶۷ء کو پیش آیا اور مسلمانوں کے لئے اپنی ساتھ ایک عظیم ابتلا لیکر آیا جسمیں مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کا پورا حصّہ اسرائیل کے قبضہ میں چلا جانا ایک عظیم ترین حادثہ تھا۔ جس سے پورا عالمِ اسلامی متاثر ہوا۔ اور اس نازک موقع پر پوری دُنیائے اسلام نے مظلوم عربوں کی امداد و اعانت میں حصہ لیا۔ دارالعلوم دیوبند نے بھی اس امداد و اعانت میں منظم حصّہ لیا اور چالیس ہزار روپیہ

زیادہ اپیل اور خطوط کے ذریعہ فراہم کر کے مساوی طور پر مصر، شام اور اردن کے سفیروں کو بصورتِ چک پیش کر دیا۔ دار العلوم نے اس چندہ کو عمومی اور عوامی بنانے کے بجائے خصوصی طریقہ پر علمی حلقوں اور تعلیمی اداروں تک محدود رکھا تاکہ یہ چندہ تعلیمی اور مدارسِ دینیہ کی طرف سے پیش ہو۔ اس لئے یہ رقم زیادہ تر مدارسِ دینی، تعلیمی حلقوں اور علمی انجمنوں نے وصول کر کے دار العلوم میں روانہ کی۔ اس سلسلہ میں اہلِ دفاتر کو جمع کر کے اُن سے عملی ایثار کی اپیل کی گئی تاکہ وصولیِ چندہ کا دفتر پر کوئی مالی بار نہ پڑے۔ سب حضرات نے مختلف اوقات میں ایک ایک گھنٹہ اس دفتر کو دیکر اپیلوں کے خطوط و ہینڈ بل وغیرہ روانہ کئے۔ اس کے بعد وصولیابیِ رقوم پر اُن کا اندراج اور کوپنوں کی ترسیل اور حسابات کی ترتیب وغیرہ کا کُل کام شعبۂ تنظیم ابنائے قدیم کے کارکنوں نے حسنِ خوبی اور محنت سے انجام دیا۔ فجزاھم اللہ۔

فراہمیِ سرمایہ

مثلِ سنینِ گذشتہ سال زیرِ نظر میں بھی دفترِ اہتمام سے رمضان وعید الاضحیٰ کے اشتہارات کے علاوہ، افریقہ، کویت، امریکہ اور لندن وغیرہ ممالک میں ہمدردانِ دار العلوم کے پاس خصوصی اپیل اور خطوط روانہ کئے گئے۔ کویت کے ایک بڑے تاجر اہلِ خیر نے لکھا کہ آپ بمبئی میں اُن کے وکیل سے ملیں، اس پر مولوی محمد سالم صاحب کو بھیجا گیا اُنھوں نے پانچہزار چھ سو کی رقم ۵۶۰۰ عنایت فرمائی۔ مزید یہ کہ کویت سے دار العلوم کے روابط کی داغ بیل بھی پڑ گئی۔ اس سلسلہ میں شیخ عبد المنعم النمر سابق اُستاذ صفِ عربی دار العلوم کو جو فی الحال کویت میں حکومتِ مصر کی طرف سے مقیم ہیں عریضہ لکھا گیا کہ وہ اُس تعلق کو جو اُن کا دار العلوم کے ساتھ رہا ہے اور اُنھوں نے ہمیشہ اُسے پیش نظر رکھا ہے اعانتِ دار العلوم کے سلسلہ میں استعمال فرمائیں۔ اس کی تفصیلی رپورٹ مولوی محمد سالم صاحب نے پیش کی ہے جو شاملِ مسل ہے۔

اکابرِ دار العلوم پر ریسرچ

سال گذشتہ عرض کیا گیا تھا کہ مولانا سعید احمد صاحب اکبر آبادی کی سعی سے مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے ایک ہونہار گریجویٹ حافظ رضوان صاحب حضرت علامہ انور شاہ پر ریسرچ کر چکے ہیں اور اس ادارہ کی ایک طالبہ حضرت مولٰنا نانوتوی پر ریسرچ کر رہی ہیں۔ پاکستان کے ایک خط سے معلوم ہوا کہ قاری نفیس الدین صاحب تھانوی خطیب بسم اللہ مسجد روہڑی ضلع سکھر حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی پر پی، ایچ، ڈی کے سلسلہ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے خط میں دو عنوان "مولانا گنگوہی کے حالات و افکار" اور "مولانا گنگوہی کے اپنے شیوخ و اساتذہ سے اختلافات اور اُس کے نتائج" اختیار کئے ہیں۔ اُنھوں نے دار العلوم سے تعاون اور امداد کے سلسلہ میں حضرت گنگوہی کی تصانیف، معاصرین اور حضرت گنگوہی کی سوانح سے متعلق کتابوں کے نام دریافت کئے تھے جو بھیج دیئے گئے۔

حافظ ارشاد علی صاحب سندھ یونیورسٹی حیدر آباد کے خط سے معلوم ہوا کہ اُنھوں نے ایم۔ اے فاضل کے لئے "علمائے دیوبند کا ادبی ذوق" پر مقالہ لکھا۔ اس سلسلہ میں اُنھوں نے بہت سے اکابرِ دار العلوم کی تاریخِ پیدائش اور تاریخِ وفات دریافت کی اور اُن حضرات کے اردو ادب پر نگارشات جمع کیں اور اُس مقالہ کو یونیورسٹی میں داخل کیا۔ اس قسم کی اور بہت سی علمی تحقیقات کے سلسلہ میں تحقیقی سوالات دار العلوم میں آتے رہتے ہیں۔ جن کے جواب میں علمی مواد پیش کیا جاتا ہے۔

ان عمومی احوال کے بعد دفاتر کی مختصر کارگزاری پیش ہے۔

دفاتر کی کارگذاری

دفترِ اہتمام

دفترِ اہتمام کے کارکنوں نے حسبِ معمول اپنی مفوضہ خدمات انجام دیں۔ مجلسِ شوریٰ و عاملہ اور سب کمیٹیوں کے دعوت نامے، ایجنڈا، تجاویز کی طباعت و روانگی، متعلقہ دفاتر کو اطلاعات، بیرونی مراسلت، دفاتر سے آئے ہوئے کاغذات کی وصولیابی اور منظوری و نامنظوری، اسناد کی ترتیب و تدوین، عید و بقرعید کے اشتہارات کی طباعت و روانگی، مہمانوں کی پذیرائی اور قیام و طعام کے انتظامات، مخصوص خطوط و اپیل و تحریرات شکریہ وغیرہ امور انجام دئے گئے۔ جس کے اعداد و شمار حسبِ ذیل ہیں:۔

باہر سے جو خطوط دفترِ اہتمام میں موصول ہوئے اور درج کئے گئے اُن کی تعداد ۵۳۷۱۹ ہے۔ اُن کے جواب میں یا اقدامی طور پر دفترِ اہتمام سے جو خطوط اور اشتہارات وغیرہ روانہ کئے گئے اُن کی تعداد ۷۰۰۰ ہے۔

ساٹھ مسلیں مرتّب کی گئیں۔ اندرونِ احاطۂ دارالعلوم دفاتر میں جو مراسلات بھیجے گئے اُن کی تعداد ۱۴۱۶۵ ہے۔ جو تجاویز اقدامی یا جوابی طور پر دفاتر میں بصورتِ احکام بھیجی گئیں اُن کی تعداد ۶۸۹ ہے۔ طلبہ کو مختلف قسم کے جو تعلیمی یا اقامتی تصدیق نامے دئے گئے اُن کی تعداد ۲۹ ہے۔

یہ چند موٹے موٹے اعداد و شمار ہیں۔ ورنہ بہت سے کام ایسے ہیں جو تحریر میں نہیں آتے۔ مگر وقت زیادہ لے لیتے ہیں۔

تعلیمی رپورٹ بابت ۱۳۸۷ھ

اس سال میں ۱۳۹۲ طلبہ داخل ہوئے۔ اِن میں سے ۱۳۲۲ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے۔

درجہ وار تعداد حسب ذیل ہے۔

درجہ عربی	درجہ فارسی	درجہ حفظ	درجہ اردو دینیات	درجہ تجوید
۹۶۷	۷۱	۱۱۰	۱۲۰	۴۸

درجہ انگریزی	کل
۶	۱۳۲۲

درجہ عربی کے امتحانِ سالانہ میں ۹۶۷ طلبہ شریک ہوئے جنمیں سے ۷۳۸ کامیاب ۲۱۴ ناکام ۱۵ غیر حاضر رہے۔

درجہ عربی کے ۹۶۷ طلبہ میں سے ۲۳۱ طلبہ دورۂ حدیث کے امتحانِ سالانہ میں شریک ہوئے جن میں سے ۲۲۶ طلبہ کامیاب ۵ ناکام رہے۔

دورۂ تفسیر میں ۲۷ طلبہ شریکِ امتحان ہوئے ۲۶ کامیاب ایک غیر حاضر رہے۔

دورۂ حدیث کے امتحان میں مولوی ابوالقاسم بنارسی اول درجہ میں کامیاب ہوئے۔ انھوں نے ۷۰۰ نمبر مقررہ میں سے ۶۸۵ نمبر حاصل کئے۔

دوسرے نمبر پر مولوی عبداللہ خاں جلگانوی کامیاب ہوئے۔ انہوں نے ۶۶۹ نمبر حاصل کئے۔

تیسرے نمبر پر مولوی ولی اللہ مدراسی کامیاب ہوئے انہوں نے ۲۶/۲ ۴ نمبر حاصل کئے۔

دورۂ تفسیر میں مولوی فیض الحسن جمعوی اول درجہ میں کامیاب ہوئے۔

درجہ فارسی میں ۱۰۷ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۷۴ کامیاب ۲۱ ناکام ۵ غیر حاضر رہے۔ ان میں سے ۷ طلبہ نے اس درجہ سے فراغت حاصل کی۔

درجہ حفظ میں ۱۱۰ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۹۸ کامیاب ۲ ناکام ۱۰ غیر حاضر رہے ۱۹ طلبہ نے حفظ کی تکمیل کی۔

درجہ اردو دینیات میں ۱۲۰ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۹۷ کامیاب ۱۳ ناکام ۸ ۲ غیر حاضر رہے ۷ طلبہ نے اس درجہ سے فراغت حاصل کی۔

درجہ تجوید خاص میں ۴۸ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۴۴ کامیاب ۱ ناکام ۳ غیر حاضر رہے

درجہ تجوید عام میں درجہ عربی کے ۲۹۵ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۲۷۰ کامیاب ۱۰ ناکام ۱۵ غیر حاضر رہے۔

درجہ انگریزی میں ۶ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۵ کامیاب ۱ ناکام رہے۔

شعبۂ علومِ جدیدہ میں درجہ عربی کے ۱۰۲ طلبہ شریک ہوئے ۹۰ کامیاب ۱۱ ناکام ایک غیر حاضر رہے۔

شعبۂ خوش خطی میں درجہ عربی کے ۲۱۸ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۲۰۳ کامیاب ۶ ناکام ۹ غیر حاضر رہے۔

شعبۂ تمرین ادب عربی میں درجہ عربی کے ۱۰۹ طلبہ شریک امتحان ہوئے ۱۰۷ طلبہ کامیاب ۲ غیر حاضر رہے ۱۰ طلبہ نے اس درجہ سے فراغت حاصل کی۔ **نتیجہ** مجموعی اعتبار سے ۷۶ فیصدی کامیاب رہا۔

امسال ۱۳۸۰ھ داخلہ کی درجہ وار تفصیل درج ذیل ہے۔

درجہ عربی ۱۰۷۵ - درجہ فارسی ۸۶ - درجہ تجوید ۵۷ - درجہ حفظ ۱۰۱ - درجہ اردو دینیات ۱۷۵ شعبۂ انگریزی سال دوم ۵ - سال اول ۱ = ۱۴۹۹ - تعداد طلبہ دورۂ حدیث ۲۸۹ - دورۂ تفسیر ۱۶

دار الافتاء دار العلوم دیوبند

۱۳۸۰ھ میں کل ۶۱۷۵ فتاویٰ بصورت کارڈ، لفافے، دستی وصول ہوئے جنمیں فقہ، حدیث، تفسیر، عقائد، تاریخ اور اسمائے رجال وغیرہ سے متعلق ۱۰۷۷۹ سوالات درج تھے جن کے جوابات درج کئے گئے۔

دس طلبہ دار الافتاء میں داخل تھے۔ پانچ امدادی، پانچ غیر امدادی۔ اُن کے درس میں شرح عقود رسم المفتی ہے۔ اس کے نسخے موجود نہیں تھے خارج سے انتظام کرکے دس نسخے دار الافتاء کے کتب خانہ میں داخل کئے گئے۔ سراجی بھی پڑھائی گئی۔ طلباء فتاویٰ کی مشق برابر کرتے رہے۔ غرض جملہ عملۂ دار الافتاء نے اپنے اپنے فرائض منصبی پوری محنت اور کوشش سے ادا کئے۔ یعنی جوابات لکھے گئے، اُن پر تصدیقی دستخط کئے گئے، رجسٹروں میں نقل کئے گئے۔ نقل کا مقابلہ کیا گیا جسمیں دو محرروں کے تقریباً روزانہ دو گھنٹہ صرف ہوتے ہیں۔ مہر لگائی گئی، پھر روانہ کئے گئے۔

دار الافتاء سے متعلق متعدد رجسٹروں کی تکمیل بھی کیجاتی ہے۔ مثلاً رجسٹر نقول فتاوے، جو ایک سال میں تقریباً ۱۵ جلدوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ ڈاک بہی کا اندراج، رجسٹر حاضری طلبائے دار الافتاء، رجسٹر حاضری عملہ، رجسٹر اندراجِ رخصت، رجسٹر کتب خانۂ دار الافتاء، رجسٹر مراسلات، رجسٹر نقول احکام اہتمام، رجسٹر نقول رپورٹ دار الافتاء وغیرہ جس کو محررین دار الافتاء نقولِ فتاوے کے علاوہ خود ہی انجام دیتے رہتے ہیں۔ نقشہ حسب ذیل ہے:۔

صدر مفتی صاحب ۱۴۰ استفتاءات ۷۰ جوابات۔ مفتی نظام الدین صاحب ۱۶۵۹ استفتاءات ۲۸۵۹ جوابات۔ مفتی سعید صاحب ۱۶۵۹ استفتاءات ۲۹۱۰ جوابات۔ مفتی محمود صاحب ۱۱۸۰ استفتاءات ۲۱۴۰ جوابات۔ مولوی عبد اللہ سلیم صاحب ۱۰۵۲ استفتاءات ۱۷۸۳ جوابات۔ مولوی کفیل الرحمن صاحب ۱۳۰ استفتاءات ۲۷۱ جوابات ——
طلبہ ۴۰۷ استفتاءات ۸۱۶ جوابات ——

ترتیبِ فتاویٰ دار العلوم دیوبند

۱۳۸۶ھ میں چھٹی جلد کی کتابت ہو رہی تھی وہ ۱۳۸۷ھ میں مکمّل ہو کر طباعت کی منزل سے بھی گذر چکی۔ یہ جلد ۵۰۸ صفحات پر آئی ہے۔ اور اس میں زکوٰۃ، صوم، اور حج تین کتابیں آگئی ہیں۔ اب ساتویں جلد کاتب کے حوالہ کی گئی ہے جس میں نکاح کے مسائل آرہے ہیں۔

ساتویں جلد کی ترتیب و تدوین بھی حسب سابق جاری ہے۔ ابواب و فصول پر تقسیم، حوالہ جات کا اہتمام، موجودہ دور کے مطابق جاذبِ نظر ترتیب و تزئین، ضروری نوٹ کا حاشیہ پر اضافہ، ان تمام باتوں کا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

شعبہ کتبخانہ

الحمد للہ کہ شعبۂ کتبخانہ کے کارکن اپنے امور مفوضہ میں برابر مصروف و منہمک رہے اور کام اپنے صحیح وقت پر انجام دیا جاتا رہا۔

داخلۂ جدید کا ہنگامی کام وسطِ شوّال سے آخر ذی قعدہ ۱۳۸۷ھ تک جاری رہا۔ جب بھی فارم جدید و قدیم کتب خانہ میں آئے فوراً تقسیم کتب کرائی گئی۔ تاکہ طلبہ کو بہت جلد کتابیں مل جائیں۔ اس لئے بعض دفعہ خارج اوقات میں بھی عملہ کو مصروفِ کار رہنا پڑا۔ اور پورا عملہ خوشدلی و انہماک کے ساتھ مصروف رہا۔

عربی طلبہ قدیم کو ۵۳۳۰، اور طلبہ جدید کو ۲۹۲۱، اور طلبہ فارسی کو ۵۷۰ کتابیں روزنامچوں میں درج کر کے دی گئیں۔

حضرات مدرسین کو ۹۹۱ کتابیں اور جامعہ طبیہ کے طلبہ کو ۱۴۴ کتب مستعار دی گئیں۔

امسال کتب خانہ نے ۳۸۷۲ کتب کی تجلید کرائی جنکی مجموعی اُجرت ۱۸۸ روپے ادا کی گئی۔ دار المطالعہ پابندی کے ساتھ اوقاتِ مدرسہ اور خارج اوقات میں کھلتا رہا۔ جس میں مجموعی طور پر ۸۷۲۲۳ مطالعہ کنندگان کی تعداد رہی۔

سال ۱۳۸۶ھ میں ۱۸۷ کتب کتبخانہ میں داخل ہوئیں جنمیں خریداری و عطایا دونوں قسم کی کتابیں شامل ہیں۔

۱۳۸۶ھ میں ...... روپیہ کی کتابیں خریدی گئیں۔ عطایا اور خرید کی چند مخصوص کتابیں حسب ذیل ہیں:—

(۱) مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ کی اظہار الحق کا جدید الطبع ایک نسخہ۔

(۲) مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ کی مرتبہ کتاب الزہد والرقائق کے ۴ نسخے۔

(۳) پاکستان میں طبع ہونے والی مرقات کی تیسری جلد ایک نسخہ۔

(۴) ہندوستان میں طبع ہونے والی مرقات کی پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی جلد کے ۴۔۴ نسخے۔

(۵) سفارت خانہ عراق کی عطیہ ۲۵ کتب۔

(۶) مولانا شبیر علی صاحب کی مرسلہ اعلاء السنن ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ کے سات سات نسخے۔

(۷) الکشاف ایک نسخہ (۸) تحفۃ الاشراف جلد ثانی ایک نسخہ۔

(۹) بی۔ این کول کی ان کہی کہانی (انگریزی) ایک نسخہ۔

(۱۰) مولانا بنوری کی معارف السنن کی تیسری جلد دو نسخے۔ (۱۱) مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی کی عطیہ ۶۵ کتب۔ (۱۲) ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن نے ایضاح البخاری کے ۶، ۷ نسخے۔ (اس وقت تک ۱۱ حصے شائع ہوئے ہیں)۔ (۱۳) مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی کی التعلیق الصبیح مطبوعہ لاہور کی جلد نمبر ۶، ۷، ۸ کا ایک ایک نسخہ۔ (۱۴) مولوی محمد یوسف علی افریقی نے النور الساری مطبوعہ مصر امالی حضرت شیخ الہند کا ایک نسخہ دیا (۱۵) مصنف ابن ابی شیبہ ہر دو جلد کے ۳، ۳ نسخے۔

ترتیب کتب خانہ

۱۳۷۵ھ میں ۷۳۷ کتابیں کتب خانہ میں داخل ہوئیں۔

اس سال ایک نیا کام یہ کیا گیا کہ اکابر علمائے دیوبند کی تصانیف کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر کے یہ ساری کتابیں وہاں مرتّب طور پر رکھی گئیں۔ اس شعبہ میں اب تک ۸۰۹ کتابیں آ گئی ہیں۔ حضرت تھانویؒ کے مواعظ کا سلسلہ بدستور ترتیب سابق ہی ہے اسلئے کہ اُس کے متعدد نسخے نہیں تھے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اب تک جن مصنفین کی کتابیں آ گئی ہیں اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

شاہ ولی اللہؒ۔ شاہ عبدالعزیزؒ۔ شاہ محمد اسحاقؒ۔ شاہ رفیع الدینؒ۔ شاہ اہل اللہؒ۔ شاہ عبدالقادرؒ۔ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ۔ حاجی امداد اللہؒ۔ مولانا احمد علی سہارنپوریؒ۔ مولانا خلیل احمدؒ۔ حضرت مولانا نانوتویؒ۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ۔ مولانا ذوالفقار علیؒ۔ حضرت مولانا شیخ الہندؒ۔ حضرت مولانا کشمیریؒ۔ مولانا مفتی کفایت اللہؒ۔ مولانا محمد یعقوبؒ۔ مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ۔ مولانا رحیم اللہ بجنوریؒ۔ شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ۔ مولانا منصور انصاریؒ۔ مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ۔ مولانا مفتی محمد سہول صاحبؒ۔ حضرت تھانویؒ۔ مولانا عبیداللہ سندھیؒ۔ مولانا مرتضیٰ حسنؒ۔ مولانا بدر عالمؒ۔ مولانا اعزاز علیؒ۔ مولانا احمد حسن امروہیؒ۔ مولانا مفتی محمد شفیع۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی۔ مولانا بدر عالم رحؒ۔ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ۔ مولانا محمد ادریس کاندھلوی۔ مولانا حفظ الرحمٰنؒ۔ مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ۔ مولانا گیلانیؒ۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی۔ مولانا احمد سعید دہلویؒ۔ ڈاکٹر مصطفیٰ حسن علوی۔ مولانا سید محمد میاںؒ۔ حضرت علامہ بلیاویؒ اور حضرت مولانا فخرالدین مدظلہ۔

حضرت مولانا منت اللہ رحمانی۔

مطالعۂ علوم قرآنی

۱۳۸۶ھ کے درمیان میں جو دو طالب علم اِس شعبہ میں داخل ہوئے تھے، وہ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ میں اپنا مقالہ پورا کرکے فارغ ہو چکے۔

اس وقت جو طلبہ کام کر رہے ہیں اُن میں ایک کا عنوان ہے "قرآن کا عطا کردہ نظامِ حیات" اور دوسرے کا عنوان ہے "غیر مسلم قرآن کی نظر میں"۔

طلبہ کی صلاحیت کو اُجاگر کرنے کی جو تدبیریں ہو سکتی ہیں وہ سب کی جاتی ہیں۔ کوشش یہ ہوتی ہے کہ سال بھر میں جہاں یہ مقالے لکھیں وہیں اُن میں علمی ذوق بھی مضبوط ہو جائے اور آئندہ وہ اس لائن پر لگے رہیں۔ اُن کے ذہن و فکر کی تعمیر پر بھی پورا زور دیا جاتا ہے۔

جو مقالے اب تک اراکینِ کمیٹی کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں اُن پر اُنھوں نے وقیع رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ اور ان آراء سے متأثر ہو کر اراکینِ شوریٰ نے اس درجہ کی اہمیت محسوس کی۔

شعبۂ طِب دار العلوم دیوبند

تفصیل مرضے۔

نام دواخانہ	تعداد مرضی	تعداد نسخہ جات	قیمت ادویہ
مطب دار العلوم	۸۲۱	۳۰۷۷	۳۳۲/۹۹
تیار کردہ ادویہ شعبہ	۲۷۵	۴۰۷	۱۲۰/۰۰ تقریباً

نام دوا خانہ	تعداد مرضیٰ	تعداد نسخہ جات	قیمت ادویہ
عطیہ ہمدرد دوا خانہ وقف دہلی	۲۵۸۱	۹۷۸۹	۸۰۰/۰۰ مجلہ
عطیہ دواخانہ ہندسی سی ورکس مئوناتھ	۱۳۴۴	۱۲۹۳	۱۰۰/۰۰
عطیہ طبیب ونائب طبیب	۱۴۵	۳۶۱	۵۰/۰۰ تقریباً
میزان	۴۲۵۳	۱۵۲۲۴	۲۳۸۲/۹۹ روپیہ
اوسط ماہانہ	۳۵۴	۱۲۶۹	۱۹۸/۵۸
اوسط یومیہ	۱۲	۴۲	۶/۶۲
صرفہ فی مریض	.	.	۵۵ پیسے

واضح ہو کہ ۴۲۵۳ مرضیٰ کو سال بھر میں ۱۵۲۲۴ مرتبہ دوا دی گئی۔ اس طرح ایک مریض کو اوسطاً ساڑھے تین یوم دوا دی گئی۔

بفضلہ تعالیٰ امسال بھی کسی وبائی یا غیر وبائی مرض کا غلبہ نہیں ہوا اور یہ سال طلبہ کی جسمانی صحت کے لئے بہتر رہا۔

مندرجہ بالا علاج مرضیٰ کے علاوہ معمل جراحی میں تقریباً چار سو (۴۰۰) مریضوں کا علاج جراحاتِ صغیرہ، و امراضِ چشم، امراضِ گوش و انف وحلق وغیرہ کا کیا گیا۔ ان ہر دو مطب میں طلبا کو مطب اور جراحتِ عملی کی مشق کرائی جاتی رہی۔

مسرت کی بات ہے کہ ہندسی سی ورکس مئوناتھ بھجن اعظم گڈھ سے ۱۳۸۶ھ تک یکصد روپیہ سالانہ کی دوائیں موصول ہوتی رہیں۔ مگر اس سال ۱۳۸۶ھ سے مبلغ دو سو پچاس (۲۵۰) روپیہ سالانہ کی دوائیں دینا شروع کی ہیں۔ شعبہ اسکے لئے شکر گزار ہے۔

امتحان سالانہ بابت شعبان ۱۳۸۶ھ

بدستور سابق امسال جامعہ طبیہ میں اساتذۂ جامعہ طبیہ کی زیر نگرانی امتحانِ سالانہ بہ نظامت

حکیم سید محمد نفیس صاحب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ نتیجہ حسب ذیل ہے :-

نام جماعت	تعداد طلباء	شرکائے امتحان	کامیاب	ناکام	کیفیت
سال اول	۸	۸	۷	۱	ایک مضمون میں امتحان ضمیمہ دیکر کامیاب ہوگئے
سال دوم	۶	۶	۶	×	
سال سوم	۱۱	۱۱	۱۱	×	
سال چہارم	۵	۵	۵	×	
میزان	۳۰	۳۰			

رسالہ "دعوۃ الحق" دارالعلوم دیوبند

حسب تجویز مجلس شوریٰ صفر ۱۳۸۷ھ حیدرآباد میں ٹائپ پر طباعت کا انتظام کیا گیا۔ اب تک تین شمارے ماہ جمادی الاولیٰ و شعبان و ذی قعدہ ٹائپ پر طبع کراکر شائع کئے گئے۔ جلد چہارم کا دوسرا شمارہ بابت صفر ۸۸ھ زیر طبع ہے۔

رسالہ میں حتی الامکان اکابرِ دارالعلوم کے افادات اور مضامین کے تراجم کی کوشش کی گئی ہے۔ اب متعدد مضامین کے تراجم کا مستقل سلسلہ شروع ہے۔ شمارہ ۲/۴۷ سے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے افادات کا مستقل سلسلہ شروع کردیا گیا ہے۔ نیز شمارہ ۳/۴۷ زیر ترتیب سے دارالعلوم کے تعارف کا سلسلہ قائم کیا گیا ہے۔

اخراجاتِ طباعت کے علاوہ محصول ڈاک و دفتری امور فی اشاعت ساڑھے سات سو روپیہ، ڈاک خرچ بیرونِ ہند فی پرچہ (بحری ڈاک سے) پچاس نئے پیسے، اندرونِ ہند و پاکستان ۱۵ نئے پیسے ہے۔

اشاعت سے متعلقہ اعداد و شمار حسب ذیل ہیں :-

(الف) تعداد خریداران ہند و پاکستان	۹۰		
" " طلبۂ دارالعلوم	۱۴۰	}	۲۳۷
" " بیرونِ ہند و پاک	۷		
(ب) اعزازی وتبادلۂ ہند و پاک ...	۶۰		
(ج) سرکاری ادارے	۱۱		
(د) عرب سفارتخانے برائے ہندوستان	۱۴		
(ھ) عرب ممالک بہ تفصیلِ ذیل	۶۸		

(اعزازی وتبادلۂ مجلات)

سعودی عرب ۲۳ - مصر ۱۳ - شام ۳ - لیبیا ۳ - لبنان ۵ - عراق ۴ - کویت ۴ - روس ۲ —
مغرب اقصیٰ ۴ - سوڈان ۳ - الجزائر ۴ - ایران ۱ = ۶۸

رسالہ "دارالعلوم"

اس سال ملک میں جو غذائی بحران، معاشی ناہمواری اور اقتصادی مشکلات رہیں ان میں ایک علمی پرچہ کو باقی رکھنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن حق تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ کارکنوں کی شدید محنت کے نتیجہ میں رسالہ "دارالعلوم" کی بروقت اشاعت ہوتی رہی اور کارکنوں نے اسے بڑے نقصان سے بھی بچانے کی پوری جدوجہد کی۔

سالِ مذکورہ میں رسالہ کی اشاعت اوسطاً ۱۶۰۰ ماہانہ رہی ہے۔ عیسوی مہینوں کے اعتبار سے کل ۱۲ رسالے شائع کئے گئے ہیں۔

رسالہ میں وقتاً فوقتاً باہر سے آنیوالی کتابوں اور رسالوں پر نہایت ہی سلیس اور سُلجھے ہوئے انداز میں تبصرے بھی شائع ہوئے۔

سالِ مذکورہ میں دیوبند کے کتب خانوں اور دیگر تجارتی اداروں سے پاکیزہ اور صاف ستھرے اشتہارات حاصل کئے گئے جن کی مجموعی آمدنی ۲۵۵ روپیہ ہے۔

نیز

رسالہ میں یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رہی کہ دارالعلوم کا تعارف اُس کی شان کے مطابق ہو۔ اور ملک میں اور اسی طرح بیرونِ ملک میں لوگ یہ محسوس کریں کہ دارالعلوم خود مستقل تعلیمی، اسلامی اور اخلاقی ادارہ ہے۔ آزاد ہندوستان میں مذہبی حیثیت سے عوام و خواص دونوں کے لئے مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کسی سیاسی جماعت کا نہ رہینِ منّت ہے نہ آلۂ کار۔

بُنیادی چیز یہ بھی سامنے رہی کہ علماء اور عوام اس بات کو محسوس کریں کہ دارالعلوم کی ملک میں اوّل حیثیت ہے۔ پھر کسی اور جماعت کی، یہ نظریہ جو نوجوانوں میں پیدا ہوتا جارہا ہے کہ کوئی مذہبی سیاسی جماعت دارالعلوم پر مقدّم ہے یہ ایک تباہ کن نظریہ ہے۔ اصل کو فرع اور فرع کو اصل سمجھنا ظلم کے مرادف ہے۔

اداریہ میں اس رجحان پر برابر زور دیا جاتا رہا ہے کہ اس وقت تعلیم بالخصوص مذہبی تعلیم کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ملّی حیثیت سے بھی اور ملکی حیثیت سے بھی۔ ساتھ ہی اس پر بھی زور دیا گیا ہے کہ علمی معیار گرتا جارہا ہے۔ اس طرف اربابِ مدارس اور اساتذۂ کرام خصوصی توجّہ دیں۔

کبھی کبھی ملکی و غیر ملکی سیاسی حالات پر بھی مذہبی نقطۂ نظر سے بحث کی گئی کہ مذہب کیا رہنمائی کرتا ہے اور ممالکِ اسلامیہ اور ملّتِ اسلامیہ جہاں اور نقطۂ نظر سامنے رکھنے پر مجبور ہیں وہاں اسلامی نقطۂ نظر بھی ضرور سامنے رکھیں۔ ورنہ اسلام سے مُنہ موڑ کر جو کرینگے وہ مہلک ثابت ہوگا۔

شعبۂ خوش خطی

حسبِ معمول سال گذشتہ میں جو طلبہ ایک گھنٹہ یومیہ کے لئے بترتیبِ اسباق داخل کئے گئے اُن کی تعداد (۳۸۲) تھی۔ ان میں بہت سے طلبہ ایسے ہوتے ہیں جن کا دورانِ سال میں اسباق کے ساتھ تعارض واقع ہو جاتا ہے اور اُن کے تمام اوقات پُر ہو جاتے ہیں۔ اُن کو مجبورًا خارج کر دینا پڑتا ہے۔

مذکورہ وجوہ کی بناپر اخراج کے بعد امتحانِ سالانہ تک جو تعداد باقی رہی وہ (۲۱۸) تھی جن میں سے (۲۰۳) طلبہ شریک امتحان ہوئے۔ (۱۵) غیر حاضر رہے۔ (۱۹۵) طلبہ کامیاب اور (۸) طلبہ ناکامیاب رہے۔

متذکرہ بالا اعداد و شمار میں اُن طلبہ کی تعداد شامل نہیں جو صرف شعبۂ کتابت میں مستقلاً داخل ہو کر مشق کرتے ہیں۔ ایسے طلبہ کی کل تعداد (۲۸) تھی۔ دورانِ سال میں بوجہ تکمیل یا عدم حاضری (۱۴) طلبہ کو شعبہ سے خارج کیا گیا۔ بقایا (۱۴) طلبہ شریکِ امتحانِ سالانہ ہوئے۔ جن میں سے (۱۲) طلبہ کامیاب اور (۲) طلبہ ناکام رہے۔

سالِ رواں ۸۷-۱۳۸۶ھ میں بترتیبِ اسباق بتوسط فارم ہائے داخلہ اب تک (۳۶۰) طلبہ شعبہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ مذکورۂ بالا وجوہ و اسباب کی بناپر اخراج نام کے بعد (۲۶۳) طلبہ ایک گھنٹہ یومیہ مشق کر رہے ہیں۔

درجۂ خاص شعبۂ کتابت میں صفر ۱۳۸۷ھ تک (۲۴) طلبہ کا داخلہ ہو چکا ہے۔ (۶) طلبہ کا نام بوجہ غیر حاضری خارج کر دیا گیا۔ (۱۸) طلبہ پورے اوقات میں مشق کر رہے ہیں۔ جن میں (۱۶) طلبہ امدادی ہیں۔ اور (۲) طلبہ غیر امدادی۔

الحمد للہ نظمِ شعبہ حسبِ معمول باقاعدگی کے ساتھ جاری ہے۔

دار التّربیت

شعبۂ دار التربیت کا انعقاد شوال المکرم سنہ ۱۳۶۳ھ میں ہوا تھا۔ جب سے طلبہ کم و بیش داخل ہوتے رہے مگر اس سال سنہ ۱۳۸۷ھ میں یہ پہلا موقع ہے کہ یہ شعبہ طلبہ سے خالی رہا۔ ابتداء میں ۷ طلبہ داخل ہوئے تھے بعد میں ۴ رہ گئے تھے جو بعد تعطیل کلاں بھی حاضر نہ ہوئے۔ پھر بچند وجوہ دوسری جگہ منتقل ہو گئے۔

سال رواں سنہ ۱۳۸۸ھ میں دار التربیت میں متعدد طلبہ نے داخلہ لیا ہے جن کی نگرانی اور تعلیم و تربیت نگراں شعبہ انجام دے رہے ہیں۔

دار المطالعہ دار العلوم

سال سابق کی طرح امسال بھی طلبۂ دار العلوم نے دار المطالعہ سے پورے ذوق و شوق کے ساتھ استفادہ کیا۔ اوقاتِ دفتر میں دفتر دار المطالعہ ہمہ وقت طلبہ سے بھرا رہا اور انتہائی شوق کے ساتھ طلبۂ دار العلوم مصروفِ مطالعہ رہے۔

امسال مجموعی طور پر (۱۶۷۳۳) طلبۂ دار العلوم نے مطالعہ کیا۔

اس وقت دار المطالعہ میں آنے والے رسائل کی تعداد (۵) ہے اور روزناموں کی تعداد (۱۲) ہے۔ ہفتہ وار (۱۰) جرائد آتے ہیں۔

شعبۂ تعمیرات

اس سال تقریباً ۱۲۰ کمروں میں مرمت وسفیدی کرائی گئی۔ اس کے علاوہ احاطۂ دارالعلوم میں جو پائپ لگے ہوئے ہیں اُن کی مرمت کرائی گئی اور سڑکوں اور نالیوں کی مرمت کرائی گئی۔ نیز احاطۂ باغ اور ٹیوب ویل مدرسہ کے چاروں طرف پشتہ بنوا دیا گیا۔ اور مدنی گیٹ پر پلیا بنوائی گئی۔ اور حضرت صدرالمدرسین صاحب مدظلہ کے لئے مدنی گیٹ سے مدنی منزل تک سڑک بنوائی گئی اور اُس پر فرش لگایا گیا۔

مکان حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ، مکان حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ مکان حضرت نائب صاحب مدظلہ۔ مکان مولانا عزیز احمد صاحب۔ مکان مولانا حامد میاں صاحب۔ مکان مولوی محمد حسن صاحب باندوی۔ مکان قاری محمد عتیق صاحب۔ مکان مستری نیاز اللہ صاحب مرحوم۔ مکان اصغر صاحب و مکان محمود دیوان و مکان شفیع صاحب میں دو کمرہ منہدم شدہ جو ملبہ کہنہ کے گرنے سے معدوم ہو کر بے نشان ہو گئے تھے تحقیق وجستجو کرنے پر اُن کی قدیم بنیادیں برآمد کیں اور اُنکو سطح زمین سے ہموار کر کے نمایاں کیا جس سے یہ اراضی وعمارت شامل مکان معروف محمد شفیع صاحب ہو گئی ورنہ یقیناً دوسرا کوئی قابض اور متصرف ہو جاتا۔ جیسا کہ اس کی کوشش تھی۔

اس سال موقوفہ مکانات میں سب سے بڑی مرمت مدنی منزل میں کرائی گئی جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

برآمدہ اندرونی کی پوری چھت اُکھاڑ کر کڑی وبرگہ جدید لگائے گئے۔ اور برآمدہ میں ایک جدید کمرہ بمع جنگلہ و دروازہ بمع پلاستر و فرش زیرین مکمل کرایا گیا۔ اور ایک کمرۂ اندرونی میں چار کڑیاں جدید تبدیل کر کے چھت مکمل کی گئی۔ اور تین جوڑی کیواڑ و ایک چوکھٹ جدید بالائی منزل میں تبدیل کرائی گئی۔ اور متفرق مرمت کرائی گئی۔ جس سے مکان کی حیثیت رہائش آرام دہ اور پائیدار ہو گئی ہے۔

مسجدِ چھتہ جو دارالعلوم کی تاریخ میں ایک قابلِ ذکر اور قابلِ یادگار مسجد ہے اس میں شمال ومشرق کے دروازہ کے اندر فرش سابقہ کو اُکھاڑ کر جدید فرش پختہ ومناسب طریقہ پر بنایا گیا۔

کتب خانہ ہال کے مغربی حصہ میں چھجہ پر جنگلہ بفضلہ تعمیر ہو چکا ہے اور ہر دو طرف کے سائبان کی تیاری کا کام جاری ہے۔ جس میں ستون چوبی تیار ہو چکے ہیں جتنی چادریں جو اب تک دستیاب نہیں ہو سکی تھیں کنٹرول ختم ہو جانے کے بعد خرید لی گئیں۔ ہال کی اندرونی الماریوں کا کام بہت سرعت ومستعدی کے ساتھ جاری ہے جس کا بیشتر حصہ تیار ہو چکا۔ اللہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ جلد ہی تمام کاموں کی تکمیل ہو جائے گی۔

افریقی منزل کے رُکے ہوئے کام کے جاری کرنے کے لئے ٹینڈر لئے گئے اور ذریعہ ٹھیکہ دار ناتمام کمروں برآمدہ کی دیواریں وڈاٹ وچھت تعمیر ہو چکی ہیں۔ اور تکمیل چھت ہو گئی ہے۔ سیمنٹ، سُرخی وریت فراہم کیا جا چکا ہے۔ سابقہ تیار شدہ کمروں کی صفائی وملبہ وغیرہ نکلوایا جا رہا ہے تاکہ ان کمروں کے اندر پلاسٹر شروع کیا جا سکے۔ توقع ہے کہ انشاء اللہ جلد سے جلد یہ کام مکمل ہو جائے گا۔

دارالاقامہ

بحمد اللہ پورے سال نظم بخیر وخوبی انجام پایا۔ کوئی خاص واقعہ رونما نہیں ہوا جو قابلِ ذکر ہو۔

شہر کے غیر شرعی اجتماعات کے سلسلہ میں طلبہ کی شمولیت کسی طرح مناسب نہ ہونے کی وجہ سے اسکی روک تھام کے لئے غیر تعلیمی اوقات میں رضاکارانہ طور پر ایک بڑی تعداد سے عملاً نگرانی کا کام لیا گیا۔ دفتر دارالاقامہ سے متعلق دو ملازم بھی نگرانی کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے بحمد اللہ اچھا اثر رہا۔

امسال ۱۱۸ طلبۂ ورزش نے امتحانِ سالانہ زیر نگرانی دارالاقامہ دے کر کامیابی حاصل کی۔

رجسٹروں کی تکمیل اور فائلوں کی حفاظت و ترتیب اور بروقت کاغذات کی پیشی، فارم دارالاقامہ کی تقسیم وواپسی۔ شکر کارڈ کی تقسیم اور کنسیشن فارم کے اندراجات وغیرہ محرر دارالاقامہ سے متعلق ہیں۔ اور دربانوں کی نگرانی بھی انہی سے متعلق ہے۔ اور شعبۂ ورزش کی ذمہ داری اُستاد ورزش پر ہے۔ اور دروازوں پر صحیح ڈیوٹی دینا دربانوں کے فرائض میں شامل ہے۔ ان سب چیزوں کی دیکھ بھال' طلبہ کی اخلاقی نگرانی اور اُن کے متعلقہ معاملات اور مقدمات کو فوری طور پر نپٹانا نظماء سے متعلق ہے جو بفضلہ تعالیٰ انصرام پذیر ہو رہا ہے۔

نظماء حضرات طلبہ کی اخلاقی اصلاح کرتے ہیں۔ مگر شہر میں مقیم طلباء کی اصلاح کے لئے دشواریاں پیش آتی ہیں جس کے پیشِ نظر مجلسِ علمیہ نے ابتدائے سال میں طے کیا تھا کہ داخلہ کے لئے دارالعلوم میں قیام ضروری قرار دیا جائے مگر دارالاقامہ نے

عذر کیا کیونکہ دار الاقامہ کے تحت طلبہ کی رہائش کے لئے صرف (۲۰۷) کمرے ہیں۔ جن میں (۱۰۶۵) طلبہ کی گنجائش ہے جبکہ شعبۂ عربی میں داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد تقریباً (۱۲۰۰) اور دیگر شعبہ جات میں تقریباً (۲۲۵) ہوتی ہے اس مجبوری کی وجہ سے مجلسِ علمیہ کی تجویز پر عمل نہ ہوسکا مگر اس مسئلہ کا حل نہایت ضروری ہے کیونکہ طلبہ کی نگرانی اس کے بغیر ناممکن ہے۔ اور طلبہ کی نگرانی کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ داخلہ کے لئے دار العلوم میں قیام ضروری قرار دیا جائے۔ البتہ جو طلبہ مساجد میں بحیثیت پیش امام یا مؤذن رہتے ہیں اُن کو مستثنےٰ کر دیا جائے۔ اور اُن کے قیام کو اجازت کے ساتھ مشروط کر دیا جائے۔ اس وقت طلبہ کے لئے جو کمرے ہیں وہ ناکافی ہیں۔

شعبۂ برقیات دار العلوم دیوبند

۸۲-۱۳۸۱ھ میں شعبۂ برقیات نے دار جدید فوقانی کی اُن گذرگاہوں پر جہاں رات میں تاریکی رہتی تھی اور اُن دفاتر اور درسگاہوں کی طرف توجہ رکھی جہاں پر پنکھوں کا باقاعدہ فٹنگ اور روشنی کا مکمل طور پر انتظام نہیں تھا۔ چنانچہ درجہ قرآن شریف کی ایک درسگاہ میں لائٹ اور فین سے متعلق باقاعدہ فٹنگ کی گئی۔ اور پنکھا آویزاں کیا گیا دفتر دار الاقامہ میں ایک سیلنگ فین آویزاں کیا گیا اور اُس سے متعلق جدید فٹنگ بھی کی گئی۔ اوقاف کے دفتر میں بھی بجلی کی فٹنگ نہیں تھی چنانچہ برقی پنکھے اور روشنی بجلی کا انتظام کیا گیا۔ مطبخ کے اُس حصہ میں جہاں سوختہ کا اسٹور ہے بجلی کی روشنی کا انتظام نہیں تھا اور رات میں وہاں کافی دقت محسوس کی جا رہی تھی، چنانچہ وہاں بھی برقی روشنی کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ ایسے ہی مطبخ کے چینی اور تیل کے نئے اسٹور میں بھی بجلی کی فٹنگ کر دی گئی ہے۔

دار جدید فوقانی میں جنوبی دروازہ سے مطبخ تک روشنی کا انتظام نہیں تھا۔ اور ان کمروں میں رہائش ہو چکی تھی اس لئے اس حصّہ میں کچھ کچھ فاصلہ پر تین بلب فٹ کر دیئے گئے۔ ایسے ہی وہ زینہ جو کہ مطبخ کے سامنے سے دارِ جدید فوقانی پر جاتا ہے بالکل تاریک تھا اُس میں بھی امسال روشنی کا انتظام کر دیا گیا۔ احاطۂ باغ تک بھی دار جدید فوقانی میں بجلی کا انتظام نہیں تھا اور وہاں کے مقیم طلبہ کو اس سے بہت زیادہ تکلیف تھی۔ چنانچہ اس حصہ میں بجلی کے چار بلب فٹ کر دیئے گئے ہیں۔ دار جدید فوقانی کی اسی سمت میں ایک زینہ احاطۂ باغ سے آتا ہے اُس میں بھی تاریکی تھی اور دار جدید فوقانی کے مذکورہ حصہ کی آبادکاری کے بعد اب یہ زینہ بھی استعمال ہونے لگا تھا چنانچہ اس زینہ میں بھی ایک بلب فٹ کر دیا گیا ہے۔

شمالی دروازے سے دارالشفاء اور بیت الخلاء شمالی پر جانے والی بجلی کی لائن بالکل ہی بوسیدہ ہو گئی تھی اور برسات میں آئے دن تاروں کی کمزوری کی وجہ سے بند ہوتی رہتی تھی یہ طویل لائن بھی تبدیل کر دی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ شمالی دروازے کا اندرونی فٹنگ بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ احاطۂ باغ سے رفیع منزل تک تاروں کی خرابی کی وجہ سے بجلی کی سپلائی مسلسل خراب ہوتی رہتی تھی اور ہر شب میں کسی نہ کسی کمرے یا اس لائن کے رہائشی مکانوں سے دفتر برقیات کو بجلی کی شکایت پہونچتی رہتی تھی اس لائن کو بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔

۱۳۸۷ھ میں مسجد کے نئے بورنگ پر پمپنگ سیٹ کے انتظام کا کام ابھی تک زیر عمل ہے۔ امسال شعبۂ برقیات نے تخفیفِ مصارف پر خصوصی توجّہ رکھی ہے اور خریداریِ اسٹاک برقیات و آبرسانی نیز دیگر کاموں میں بہت زیادہ بچت کے ساتھ کام کیا ہے۔

شعبۂ صفائی

شعبۂ صفائی کا کام گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اطمینان بخش رہا۔ اس شعبہ میں ۷ خاکروب اور دو بہشتی مصروفِ کار رہے۔ اور پورے سال نہایت مستعدی سے اپنا کام انجام دیتے رہے۔ تمام احاطہ جات کی نالیوں میں فنائل ڈلوائی جاتی رہی بعض جگہ حسبِ ضرورت ڈی، ڈی، ٹی کا استعمال بھی کرایا گیا جس کے نتیجہ میں الحمدللہ پورے سال کسی وبائی بیماری کی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ طلبہ نے بھی شعبہ کے ساتھ خاصا تعاون کیا۔ اور حتی المقدور اپنے کمروں کو صاف رکھا جس کی وجہ سے گندگی کی شکایت پیش نہیں آئی۔

مہمانخانہ

امسال ۵۱۵ مہمان مہمانخانۂ دارالعلوم میں مقیم ہوئے جنمیں سے ۲۸۰ مہمانوں کے لئے قیام کے ساتھ ساتھ کھانے و ناشتہ کا بھی انتظام کیا گیا بقیہ ۲۳۵ مہمانوں نے صرف قیام کیا۔ مہمانخانہ میں ایک منتظم اور ایک معاون ہمہ وقت مہمانوں کے راحت و آرام کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور حتی المقدور مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے دیتے۔ خدا کا شکر ہے کہ پورے سال میں کسی مہمان کو کوئی شکایت نہیں ہوئی مہمانوں کے راحت و آرام کیلئے مہمانخانہ میں ضرورت کی اکثر چیزیں فراہم کر دی گئی ہیں۔ اور بیک وقت ۲۵ مہمانوں کے لئے ہر موسم کا بستر تیار کرالیا گیا ہے اور پچاس مہمانوں کے کھانے کے لئے ہر قسم کے برتن مہیا کرلئے گئے ہیں لیکن مہمانوں کی روز افزوں ترقی کے پیشِ نظر موجودہ سامان بھی ناکافی ہو جاتا ہے جسکے پورا کرنے کی رفتہ رفتہ کوشش کی جارہی ہے۔ یہ مہمانخانہ صرف دارالعلوم کے ملکی اور غیر ملکی مہمانوں اور دارالعلوم کے ارکان کی مفت رہائش اور قیام وطعام کے لئے بنوایا گیا ہے۔ یہاں مہمانوں سے کوئی کرایہ یا معاوضہ نہیں لیا جاتا۔

شعبۂ تنظیم و ترقّی

دارالعلوم دیوبند

امسال ۱۳۸۷ھ میں بھی حسبِ معمول ایک معتمد، تین مبلّغ، اٹھارہ سفراء اور ایک چپراسی مصروفِ کار رہے۔

یہ شعبہ بحمد اللہ مالی اعتبار سے امکانی جدوجہد میں مصروفِ عمل ہے اور ہر سال دارالعلوم کے دائرۂ اثر بڑھانے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ موجودہ بڑھتی ہوئی گرانی کے باوجود اسکی آمدنی کا توازن باقی رہتا ہے۔ پچھلے سال بھی گرانی کے ساتھ ساتھ ملک میں مختلف قسم کے چندے ہوتے رہے۔ خود دارالعلوم کی طرف سے عرب ریلیف فنڈ کے چندہ کی وصولیابی کا سلسلہ وسیع پیمانے پر چلتا رہا۔ اسی کے ساتھ ساتھ دوسری جماعتوں کی طرف سے بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔

ہندوستان میں جتنے مسلمان اس قابل ہیں، جو پورے سال دینی کاموں میں لگے رہتے ہیں ان کی تعداد بہت معمولی ہے۔ اور چندوں پر چلنے والوں کی تعداد برابر بڑھتی جارہی ہے۔ ان تمام عوارض کے باوجود بحمد اللہ یہ سال بھی بخیر و خوبی گذر گیا اور پورے سال سفراء کے ذریعہ جو آمدنی ہوئی اُسکی تعداد ڈھائی لاکھ روپیہ کے قریب ہے۔ مولانا انوار الحسن صاحب ہاشمی مبلّغ اور صوفی سعید حسن صاحب عثمانی کے ذریعہ جو آمدنی ہوئی، وہ اس میں شامل نہیں ہے۔ ہر دو حضرات کی آمدنی بھی ایک لاکھ روپیہ سے زائد ہے۔ اس طرح الحمد للہ سفراء کی ساڑھے تین لاکھ پونے چار لاکھ روپیہ کے قریب نقد آمدنی ہوئی ہے۔

دارالعلوم کے غلّہ کی تحریک نے اتنی مقبولیت حاصل کر لی ہے کہ ہر ایک کوئی چھوٹا مکتب ہو

یا بڑا مدرسہ، ہر ایک کا سالانہ خرچ غلّہ کی شکل میں پورا ہونے لگا ہے اور جتنا چندہ دیہات سے اس شکل میں مل جاتا ہے نقد چندہ ملنا دشوار ہے۔ اس لئے ہر ایک نے غلّہ اسکیم کا سلسلہ چلا رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے جتنا غلّہ دارالعلوم کو پہلے مل جاتا تھا اُسکی مقدار پہلی جیسی باقی نہیں رہی ہے۔ امسال پیداوار میں کمی کے باوجود فصل ربیع میں (۱۳۶۳۶۲/۵۰) کلو صرف گندم جمع ہوا ہے۔ اور فصل خریف میں (۲۲۵۸۶/۵۰) کلو مونجی باسمتی وغیرہ جمع ہوئی ہے

شعبۂ اوقاف

شعبۂ اوقاف کا عملہ ایک منصرم اوقاف اور ایک محرر اوقاف پر مشتمل ہے۔

کھتونی سال ۱۳۰۳ھ میں ۶۶ اوقاف درج ہیں۔ کھتونی مذکور بحمد اللہ صحیح اور درست ہے۔ روز نامچہ اوقاف روز نامچہ محاسبی سے متعلق رکھا گیا ہے۔ اور روز نامچہ محاسبی سے ماہ بماہ میلان کر کے میزانیہ قائم کیا جاتا ہے۔ روز نامچہ کے اندراجات مکمّل ہیں۔

رجسٹر ادخالِ زر میں ادخالِ زر کے اندراجات تا حال موجود ہیں اور ہر جمع شدہ رقوم پر تحویلدار صاحب کے دستخط ثبت ہیں۔ ہر ایک وصول شدہ رقم کی رسید باقاعدہ جاری کی گئی۔ دوسرے رجسٹر مثل اسٹاک رجسٹر، رجسٹر مراسلات، رجسٹر ڈاک، رجسٹر حاضری، رجسٹر کھاتہ، رجسٹر مرمت مکاناتِ موقوفہ رجسٹر اسفار، وغیرہ معمولاً جاری ہیں۔

شعبۂ اوقاف کی بعض جائداد ایسی تھی کہ اُس سے کچھ وصول نہیں ہوتا تھا۔ سال گزشتہ سے اسپر خاص توجّہ کی گئی۔ اور بحمد اللہ اس میں کامیابی ہوئی۔

اکثر کرایہ داران سے تمادی شدہ کرایہ وصول ہو رہا ہے یہ سب کرایہ داران دیوبند کے ہیں۔

مکانات شاملی اور انبالہ چھاونی بہت پرانے اور خستہ حالت میں ہیں۔ مکانات شاملی کی شکستہ حالت کو دیکھتے ہوئے کہ بعض مکانات کی دیواریں تک گر گئی تھیں،

مرمت کرانی پڑی اور ایک مکان انبالہ چھاونی کی مرمت کرائی گئی کہ اُسکی چھت اور فرش خراب ہو گئے تھے۔

ہر سال گرانی بڑھتی جارہی ہے۔ بعض مقامات کے کرایہ داران مزدوری پیشہ غریب آدمی ہیں اس کا اثر وصولی پر پڑنا ضروری ہے۔ خیال تھا کہ وصول کم ہوگا، لیکن باوجود حالات مذکورۂ بالا کے وصول اچھا ہے۔ یعنی سال زیر بحث کے لئے چالیس ہزار روپیہ کا بجٹ تھا۔ اس سال میں (۹۷-۴۱۱۹۵) روپیہ وصول ہوئے۔ شعبۂ اوقاف کے آمد و خرچ کی تفصیلات مندرجۂ ذیل گوشوارہ سے واضح ہیں۔

گوشوارہ

نمبر شمار	نام مدات	رقم آمدنی
۱	کرایہ مکانات موقوفہ	۲۱۳۳۵۲ — ۴۷ پ
۲	لگان	۱۸۴۹ — ۳۵ پ
۳	بونڈ جائداد صحرائی	۳۶۰۳ — ۴۴ پ
۴	مختلف مدات سے	۱۵۳۹۱ — ۵۶ پ
	میزان کل	۴۱۱۹۵ — ۹۷ پ

شعبۂ تنظیم ابنائے قدیم

خدا کا شکر ہے کہ شعبۂ تنظیم ابنائے قدیم کا کام بحسن و خوبی انجام پا رہا ہے۔ فضلائے کرام کی جاری کی گئی ماہانہ امدادی اسکیم بھی الحمد للہ کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے اور ارباب فکر و نظر و ہمدردانِ دارالعلوم اور ابنائے قدیم کے حلقوں میں پسندیدگی اور وقعت کی نگاہ سے دیکھی جا رہی ہے۔

اس سال بعض ہنگامی حالات اور خاص طور پر بیت المقدس کے حادثہ کی وجہ سے حالات پر گہرا اثر تھا اور یہ تحریک و اسکیم اس سے متاثر ہو رہی تھی۔ تاہم فضلائے کرام کی ماہانہ اسکیم سے اس سال مبلغ (۳۵۹۳) روپیہ وصول ہوئے۔ مالی آمدنی کے علاوہ ابنائے قدیم سے مادر علمی کے مستحکم روابط اور ایک سلسلۂ مراسلت کی صورت بھی اس سے پیدا ہو گئی ہے۔

فضلائے کرام کی جاری کردہ ماہانہ اسکیم سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دارالعلوم کا ضروری لٹریچر اپنے ابنائے قدیم کے حلقوں میں بآسانی پہونچ جاتا ہے۔ اس سال ہزاروں کی تعداد میں قبلۂ اول ریلیف فنڈ کے ہینڈ بل و اشتہارات شعبہ کی معرفت فضلائے کرام کی خدمت میں روانہ کئے گئے اور اس طرح بہت سے مدارسِ عربیہ و اسلامیہ میں دارالعلوم کے قبلۂ اول ریلیف فنڈ کا ضروری لٹریچر پہونچا اور اس سے خاطر خواہ اثر بھی ہوا۔

سو سالہ رفتارِ ترقی کے اردو انگریزی ہینڈ بل کو ممتاز اردو و انگریزی اخبارات میں بغرض اشاعت روانہ کیا گیا۔ چنانچہ بعض اخبارات میں اس کے اقتباسات اور بعض میں پورا ہینڈ بل اشاعت پذیر ہوا۔

مولانا انوار الحسن صاحب مبلغ و ناظم شعبۂ تنظیم ابنائے قدیم نے حسب سابق علاقہ بمبئی و گجرات کا دورہ کر کے تقریباً ۶۵ ہزار روپیہ دارالعلوم کے لئے بطور چندہ جمع کئے۔ اس دورہ میں تقریباً ستر مقامات کا سفر کیا گیا اور ایک سو تقاریر ہوئیں۔ جن میں دین و مذہب، اخلاق و سیرت اور علم و روحانیت سے

متعلق مختلف عنوانات پر مفصل و مؤثر انداز میں روشنی ڈالی گئی۔ الحمد للہ عوام پر اسکا خاطر خواہ اثر ہوا۔

اس طویل و کامیاب دورہ کے علاوہ خورجہ، بلند شہر، علی گڈھ، بجنور، میرٹھ، پڑاوہ (راجستھان) اور بمبئی وغیرہ کے تبلیغی سفر کئے گئے۔

قبل ازیں اول ریلیف فنڈ کے حسابات کی ترتیب اور کوپنوں کی ترسیل وغیرہ کا کام اسی شعبہ نے انجام دیا۔

دار العلوم دیوبند کی تمام مطبوعات مثلاً فتاوے دار العلوم، آئینۂ دار العلوم، سوانح قاسمی اور صد سالہ تاریخ کی خرید و فروخت اور حساب و کتاب کا کام بھی دفتر ابنائے قدیم کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس سال تقریباً (۴۰۰۰) روپیہ کی کتابیں فروخت کی گئیں۔ ان کے پیکٹوں کی ترسیل اور حساب و اندراجات سب کام اسی دفتر نے انجام دئے۔

اس سال انگریزی اور اردو میں دو نقشے تیار کئے گئے ہیں۔ جن میں ۱۲۸۳ھ سے اب تک کی رفتار ترقی، آمد و صرف، اسمائے گرامی حضرات صدر المدرسین، حضرات مہتممین درج ہیں۔ اور تعداد مدرسین، تعداد فتاوی، تعداد فضلائے کرام اور کل تعداد طلبائے عزیز دکھلائی گئی ہے۔

دارالصنائع دارالعلوم دیوبند

۱۳۸۷ھ میں شعبۂ صنائع کے تینوں صیغوں (چرم دوزی، جلد سازی، خیاطی) کے کارکنوں نے حسب معمول اپنے اپنے فرائض پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دئے۔

تعلیمی سال ۱۳۸۶ھ و ۱۳۸۷ھ میں ۳۷ طلبہ نے اس شعبہ کے تینوں صیغوں میں داخلہ لیا۔ ۴۸ طلبہ شریک امتحان ہوئے جن میں سے ۴۱ طلبہ کامیاب اور ۷ طلبہ ناکام ہوئے۔

چرم دوزی میں تعلیم طلباء کے علاوہ مختلف اشیاء، سوٹ کیس (۴۸)، ہولڈال کلاں (۱۵)، ہولڈال خورد (۳)، پورٹ فیلو (۶)، ہینڈ بیگ (۶)، بستے تھیلے (۶)، ایراٹیچی (۴) وغیرہ تیار کئے گئے۔ صیغۂ ہذا میں ۸ طلبہ شریک امتحان ہوئے اور کل کامیاب ہوئے۔ اس صیغہ کی آمدنی ۱۹۰ روپیہ ۶۳ پ۔ اور خرچ ۱۲۷ روپیہ ۵۵ پ رہا یعنی ۶۳ روپیہ ۸ پ کی بچت رہی۔

صیغۂ جلد سازی میں کتب خانۂ دارالعلوم کی ۴۸۲۷ کتابوں کی تجلید کی گئی اور علاوہ کتب خانہ کے ۳۱۴ کتابوں کی تجلید کی گئی۔ جن سے (۲۹۶۵ روپیہ - ۸۸ پ) کی آمدنی ہوئی۔ اور اخراجات (۲۴۳۰ روپیہ - ۲۵ پ) ہوئے۔ اس طرح اس صیغہ کو (۵۳۵ روپیہ - ۶۳ پ) کی بچت ہوئی۔ اس صیغہ میں ۳ طلبہ کو کام سکھایا گیا۔ اور یہ تینوں کامیاب ہوئے۔

خیاطی۔ اس صیغہ میں ۲۷ طلبہ کو کام سکھایا گیا۔ جن میں سے ۲۰ کامیاب اور ۷ ناکام رہے۔ اس صیغہ کی آمدنی (۳۳۸ روپیہ - ۵۹ پ) ہوئی اور خرچ (۲۶۷ روپیہ - ۶۱ پ) ہوئے۔ گویا (۷۰ روپیہ - ۹۸ پ) کی بچت رہی۔

۱۳۸۷ھ میں شعبۂ صنائع کی مجموعی آمدنی (۵۴۸۵ - ۱۰) اور خرچ (۴۴۲۵ - ۴۱) رہا۔ گویا (۱۰۵۹ - ۶۹) کی بچت ہوئی۔ یہ علاوہ تنخواہ ملازمین اور دفتری اخراجات کے ہے۔

شعبۂ تبلیغ

اس شعبہ میں ایک ناظم (جو ناظم تنظیم ابنائے قدیم بھی ہیں) اور چار مبلّغ کارگذار رہے۔ دفتر میں ایک محرّر، دفتری امور کی انجام دہی کے لئے مامور ہے۔ اس شعبہ کے مبلّغین نے ۱۷۵ اسفار کئے اور ۲۶۲ مقامات پر ۶۴۲ تقریریں کیں۔ سفر خرچ عمومی حالات میں دعوت دینے والے ادا کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کی کل رقم (۱۲۵۸۰-۲-۳ روپیہ) وصول ہوئی جس میں سے (۶-۳-۱۴۷۴ روپیہ) اسفار مبلّغین پہ صرف ہوئے اس طرح اس شعبہ کے ذریعہ (۶-۸-۷۸۳۸ روپیہ) داخلِ خزانۂ دار العلوم ہوئے۔ اُن میں سے مولانا سیف اللہ صاحب کے ذریعہ (۳۳۱۵) روپیہ۔ اور مولانا ارشاد احمد صاحب کے ذریعہ (۱۵۰۷) روپیہ، مولوی بلال اصغر صاحب کے ذریعہ (۲۱۹۹) روپیہ اور مولوی ابو الکلام صاحب کے ذریعہ مبلغ (۹۱۵) روپیہ داخل ہوئے۔

صوفی سعید حسن صاحب سفیر (جن کی آمدنی اسی شعبہ سے متعلق کردی گئی ہے) کے ذریعہ مبلغ (۶۰۱۳۴) روپیہ وصول ہوئے۔

محافظ خانہ

ہمیشہ کے معمول کے مطابق شعبہ جات کے رجسٹر واسلہ وغیرہ جملہ کاغذات محافظ خانہ میں داخل کئے گئے اور حسب معمول اُن کی جانچ پڑتال کے بعد اُن کا اندراج کیا گیا۔ اسلہ، رجسٹروں اور شعبہ جات کے فارموں کی دادوستد بھی حسب معمول جاری رہی۔ دفتری فارموں کی طباعت کا کام بھی محافظ خانہ ہی سے متعلق ہے۔ اس ذیل میں کتابت کا انتظام، تصیح اور کاغذ کی خریداری وغیرہ امور بھی محافظ خانہ ہی کے ذریعہ سے عمل میں آتے ہیں۔

شعبۂ مطبخ دار العلوم

شعبۂ مطبخ دار العلوم کا ایک بہت بڑا اور بہت زیادہ مصروفِ کار شعبہ ہے۔ شعبۂ ہذا میں ایک ناظم اور تین محرر، ۲۲ خدمہ کُل ۲۶ افراد کا عملہ مصروف رہتا ہے۔ الحمد للہ پورے سال شعبۂ ہذا نے اپنی خدمات پوری محنت اور تندہی سے انجام دیں۔ گرمی، سردی، برسات، ہر موسم میں طلبہ کے لئے بروقت کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔

سال مختتمہ میں سوائے رمضان کے پورے سال ۸۰۰ طلبہ کو منجانب دار العلوم اور یک صد طلباء کو قیمتاً کھانا فی وقت دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ خشک روٹی لینے والوں کی تعداد بھی ۱۵۰ رہی ہے۔ گویا ۱۰۵۰ طلبہ کا فی وقت اور ۲۱۰۰ کا روزانہ کھانا تیار کرا کر تقسیم کیا گیا۔

مہمانانِ دار العلوم کے لئے جو اکثر و بیشتر تشریف لاتے رہتے ہیں، اُن کے کھانے کا بندوبست بھی اسی شعبہ سے متعلق ہے۔

شعبۂ تنظیم سے فصل ربیع میں گندم اور فصل خریف میں مونجی آتی ہے اُس کی محافظت کا انتظام بھی اسی شعبہ کے ذمّہ ہے۔

علاوہ ازیں تمام ملازمینِ دار العلوم کو آٹا، شکر، چاول، سوختہ، تیل گلی کی تقسیم بھی اسی شعبہ سے متعلق ہے۔ ان سب چیزوں کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے جس کی محکمے کے ذریعہ باحتیاط جانچ کرائی جاتی ہے۔

مطبخ کی تمام ضروریات مثل خریداریٔ اجناس اور اُن کا صرف اور اُن کا حساب بھی یہی شعبہ کرتا ہے۔ اشیائے راشن آرد گندم۔ شکر۔ تیل گلی کے متعلق اکثر اسفار پیش آتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مطبخ کے یہ تمام کام کافی نزاکت کے حامل ہیں۔ مگر حق تعالیٰ کا شکر ہے کہ پورے سال میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

دفترِ امورِ خارجہ

دفترِ امورِ خارجہ نے حسبِ سابق غیر ملکی طلبار کے پاسپورٹ و ویزا کی دیکھ بھال، ان کے متعلق قانونی کارروائیوں اور متعلقہ امور انجام دے۔

اس کے علاوہ مغربی بنگال، آسام، منی پور، تری پورہ کے طلبار کے تصدیق نامۂ شہریت کی تصدیق و جانچ کا کام بھی دفترِ امورِ خارجہ ہی سے متعلق رہا۔

غیر ملکی طلبار کے علاوہ دیگر طلبائے دار العلوم سے متعلق ہر معاملہ میں سی۔ آئی۔ ڈی اور حکامِ پولیس کی تحقیق و تفتیش اور اُن سے رابطہ کے فرائض دفترِ امورِ خارجہ نے انجام دئے۔

اس سال امورِ خارجہ کے دفتر کے رجسٹر میں درج ذیل غیر ملکی طلبار کا اندراج ہوا۔

افریقہ	ملائشیا	نیپال	سیلون
۲۶	۴۷	۹	۱

غیر ملکی طلبار کے لئے داخلہ، توسیع پاسپورٹ و ویزا اور دیگر امور کے لئے ۱۰۴ مطبوعہ اور ٹائپ شدہ تصدیق نامے جاری کئے گئے۔

علاوہ ازیں طلبائے دار العلوم کے لئے ریلوے کنسیشن فارم کا اجراء بھی دفترِ امورِ خارجہ سے عمل میں آیا۔

چنانچہ سال زیرِ نظر میں ۱۵۱۲ طلبار کے لئے بحساب ۶ فارم فی طالب علم کل ۹۰۷۲ فارم جاری کئے گئے۔

تجویز تعزیت

متعلقہ حضرت علامہ محمد ابراہیم رح

"مجلسِ شوریٰ دار العلوم دیوبند کا یہ غیر معمولی اجلاس سب سے پہلے حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے تاثرات اور دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دار العلوم دیوبند سے ایک ایسی یگانۂ روزگار شخصیت کے اُٹھ جانے کو ایک زبردست علمی حادثہ تصور کرتا ہے۔

حضرت مولانا مرحوم ایک جید عالم اور بے نظیر اُستاذ تھے۔ اُنہوں نے نصف صدی سے زائد دار العلوم دیوبند کی تدریسی خدمات انجام دیں اور ایک عرصہ تک تدریس کے ساتھ صدارت اور نظامت تعلیمات کے فرائض بھی نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دیئے۔ تفسیر حدیث کے علاوہ عقائد و کلام اور منطق و فلسفہ میں جو کمال اُن کو حاصل تھا وہ علمی حلقوں میں آپ اپنی مثال تھا۔ اُن کی زندگی نہ صرف طلباء کے لئے بلکہ عموماً علماء اور ہم سب کے لئے علم کا ایک روشن مینار تھی۔ جسے کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

جماعتِ دار العلوم اپنے اس جلیل القدر اُستاذ کی اس دائمی مفارقت پر نہایت مغموم ہے۔

مجلسِ شوریٰ اس عظیم حادثہ کو حضرت مولانا مرحوم کا انفرادی یا صرف اُن کے گھرانے کا صدمہ نہیں سمجھتی، بلکہ اسے علمی حلقوں اور خصوصاً دار العلوم دیوبند کا زبردست اور ناقابلِ تلافی غم اور نقصان سمجھتی ہے۔

اس غم میں حضرت مولانا مرحوم کے گھرانے کے ساتھ مجلسِ شوریٰ اور پوری جماعت دار العلوم شریک ہے۔ اور حضرت مولانا مرحوم کے پس ماندگان سے اپنے دلی رنج، ہمدردی اور غم گساری کا اظہار کرتی ہے۔

حق تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں مقام بلند عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کے غم آگین قلوب کو صبرِ جمیل کی توفیق سے نوازے۔

یہ تجویز مجلس شوریٰ کی جانب سے حضرت مولانا مرحوم کے پسماندگان خصوصاً قاری محمد نعمان صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی جائے۔"

(مجلسِ شوریٰ ۲۰ر شوال ۱۳۸۷ھ)

تجویز تعزیت

متعلقہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہؒ

"حضرت مولانا شاہ وصی اللہؒ کی وفات حسرت آیات کا اطلاعی تار بمبئی سے حضرت مہتمم صاحب کے نام کل اجمالی اور آج تفصیلی پہونچا جس سے یہ خبر قطعیت کے ساتھ پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی۔ اس خبر سے مجلسِ شوریٰ اور پورے احاطۂ دار العلوم کے اوپر غم والم کے بادل چھا گئے ہر شخص پر حزن وملال اور صدمہ کے آثار نمایاں تھے۔ مولانا ممدوح دار العلوم دیوبند کے ممتاز فاضل اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد خلفاء میں سے تھے۔ عالمِ باعمل، عارف باللہ اور زاہد ومتقی ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کی شخصیت میں ایک ہمہ گیر جاذبیت تھی جس نے اُن کو مرجع الکل بنا دیا تھا۔ اور اُن کا فیضان عام ہو کر ملک گیر ہو رہا تھا۔ آپکی تربیت واصلاح سے ہزارہا بندگانِ خدا کی اصلاح ہوئی اور کتنے ہی بے راہ، راہِ مستقیم پر آگئے۔ خصوصیت سے طبقۂ علماء کا آپ کی طرف کافی رجوع تھا۔ آپ میں دار العلوم کی محبت اور حفاظت وصیانت کے جذبات غیر معمولی طور پر راسخ تھے اور تقریر وتحریر سے ممدوح اپنے اس مرکز کی کافی خدمت ونصرت فرماتے رہتے تھے جس سے دار العلوم کو کافی قوت پہنچی۔ اِس دورِ فتن اور زمانۂ قحط الرجال میں ایسے صلحاء، عرفاء اور مربیانِ دین کا بدل بظاہر اسباب مشکل نظر آرہا ہے۔ مجلسِ شوریٰ اس حادثۂ جانکاہ پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور اسے جماعت اور ملک کے لئے ناقابلِ تلافی سانحہ تصور کرتی ہے۔ یہ صدمہ محض مولانا کے گھرانے یا خدام ہی کا نہیں بلکہ پوری جماعتِ علمائے دیوبند کا ہے مجلسِ شوریٰ مولانا مرحوم کے اعزہ واحباب اور تمام متوسلین کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعلقِ قلبی کے ساتھ اُن کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ اور اُسے اپنا غم تصور کرتی ہے۔

حضرت مہتمم صاحب زید مجدہٗ مجلس کی یہ تجویزِ تعزیت مجلس کی جانب سے حضرت مولانا کے متعلقین تک پہونچا دیں۔

مجلسِ شوریٰ ۲۴ شعبان ۱۳۸۷ھ

معائنہ جات

معائنہ عالیجناب ایس۔ کے ورما صاحب جج ہائی کورٹ الہ آباد

جو کچھ میں نے یہاں دیکھا اس سے میں بہت متاثر ہوا۔ مثلاً صفائی، نظم اور حسابات رکھنے کا طریقہ وغیرہ۔ یہ اپنے طرز کا ایک بے مثال ادارہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ صرف یہی نہیں کہ ہمیشہ تک قائم رہیگا بلکہ دن بہ دن اور سال بسال ترقی کرتا رہے گا۔

(دستخط) ایس۔ کے۔ ورما

جج ہائی کورٹ الہ آباد

۱۸ ؍مئی سنہ ۱۹۶۸ء

معائنہ عالیجناب جہار کھنڈے رائے وزیر خوراک حکومت یوپی

آج دنیا اور اپنے ملک کی اس شان کو دیکھنے کی مجھے خوش قسمتی حاصل ہوئی۔ جنگ آزادی کا یہ ایک سینٹر رہا ہے۔ ہماری تہذیب اور تمدن کا یہ ایک مرکز بھی ہے۔ ہم سبھی اس کی کامیابی چاہتے ہیں۔ یہ قوم کی خدمت کر رہا ہے۔ سبھی کو مفت کھانا اور مفت رہائش بڑی بات ہے۔

سرکار کی طرف سے بھی ہر ممکن امداد ہوتی رہنی چاہیئے۔

(دستخط) جہار کھنڈے رائے

وزیر خوراک حکومت یوپی

۱۱ ؍نومبر سنہ ۱۹۶۷ء

معائنہ عالیجناب محمد اسرار احمد صاحب ایم ایس سی۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بی ٹی علیگ نائب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ و ہاؤسنگ کیمپ دیوبند

میں آج دار العلوم دیوبند میں حاضر ہوا اور اُس کے مختلف شعبہ جات میں گیا جس کے متعلق ضروری معلومات مجھ کو بہم پہونچائی گئیں۔ اور جن کو میں نے بچشم خود بھی دیکھا۔ میرے کیا تاثرات ہیں اور میں ان کے متعلق کیا سمجھتا ہوں، اسکے لئے میں علیحدہ نوٹ پیش کرونگا۔ سر دست میں یہی سمجھتا ہوں کہ دار العلوم جو خدمات انجام دے رہا ہے اُس کی ہمت افزائی ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔

مالیات کے سلسلہ میں میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی آمدنی ہوتی ہے صحیح طریقہ سے اور ضرورت کے لحاظ سے کم ہے۔ اسکی طرف توجہ تو غالباً ضرور ہوگی کاشکے سبھی اپنا یہ فریضہ سمجھیں تو قوم وملت کی یہ خدمت اور بھی زیادہ بہتر طریقہ سے ہوسکے۔ تمام کارکنان منجملہ مہتمم صاحب کے قابلِ تحسین ہیں کہ اپنا بیش قیمت وقت اس ادارہ کو چار چاند لگانے میں صرف کر رہے ہیں۔

کیا یہ بھی ممکن ہو سکے گا کہ مسلمانوں میں دیوبندی اور غیر دیوبندی کا جو بیج بویا ہوا ہے کیا میں اپنی زندگی میں یہ بھی دیکھ سکوں گا کہ یہ شجر کہ جو خلیج کی شکل میں حائل ہے ختم ہو جائے۔ تاکہ مسلمانانِ ہند اس ادارے کے ذریعہ برادرانِ وطن بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو پہونچاکر اُسکو موجودہ دَور کی مادّیت پرست زندگی سے ہٹاکر روحانی قدروں سے روشناس کراکر صحیح معنوں میں انسان بناسکیں۔

مجھے اُمید ہے کہ میرے اس مختصر تاثر سے سبھی لوگ باخبر ہونے کی کوشش کرینگے۔

خداوند تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ خدا ہم سب پر رحم فرمائے۔

دستخط محمد اسرار احمد ایم۔ ایس سی۔ ایل ایل بی
بی ٹی علیگ نائب وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ،
و ہاؤسنگ کیمپ دیوبند۔ ۷ر نومبر ۱۹۶۷ء

اجمالی نقشہ آمد و صرف بابت سنہ ۱۳۸۷ھ

نمبر شمار	مد است	آمدنی		خرچ	
		پیسے	روپیہ	پیسے	روپیہ
۱	عطایا	۳۵	۳۹۰۰۴۲	۱۷	۵۹۱۳۳۱
۲	زکوٰۃ	۵۲	۴۳۵۴۱۲	۱	۳۴۰۶۰۵
۳	صدقات	۵۲	۱۶۳۱۴۰	۱۱	۱۱۴۲۱۷
۴	تعمیرات	۹۷	۱۵۰۰۸	۰	۲۶۶۸۳
۵	کتب وقفی	۵۸	۱۶۶۵	۳۳	۳۷۴۶
۶	تبلیغ	۸۰	۵۶۱۶	۸۷	۱۷۶۴۴
۷	دار الصنائع	۸۸	۵۰۸۶	۲۵	۱۹۰۶۱
۸	رسالہ "دار العلوم"	۸۰	۱۰۵۱۷	۲۴	۱۵۰۵۶
۹	رسالہ "دعوۃ الحق"	۰	۹۷۰	۴۲	۴۶۵۳
	میزان کل	۴۲	۱۰۲۷۶۱۱	۷۱	۱۰۳۳۰۰۸

آزاد الیکٹرک پریس دیوبند

مندرجات

(مطبوعہ آزاد پرنٹنگ پریس دیوبند)